پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ـ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۱۰ اگست ۱۹۸۲
۱۲ ذالقعد ۱۴۰۲

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۱۰

۱۴ اگست، کیا کھویا کیا پایا

ابو سعید انور

۱۴ اگست ہماری آزادی کا دن ہر چھوٹے بڑے مشرق و مغرب امریکہ کے لئے ہے پاک خوشیوں کا دن۔ آزادی کی قدر و قیمت ان اقوام کو ہوتی ہے جو خاک اور خون کے طوفانوں اور دریاؤں سے گزر کر اس نعمت سے مالا مال ہوئی ہیں یا آج بھی اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لئے خاک و خون میں تڑپ رہی ہیں۔ اس کی زندہ مثال فلسطین کے مجاہدین، افغانستان کے مجاہدین اور افریقی ممالک کے حریت پسند ہیں جو اس قدر خوفناک امتحان سے گزر رہے ہیں۔

پاکستانی قوم کے ان بچوں یا نوجوانوں کو چھوڑ کر جو اگست ۱۹۴۷ء میں پیدا نہیں ہوئے تھے یا اس قدر معصوم تھے کہ انہیں قیام پاکستان کے وقت اپنے اردگرد خاک و خون کے طوفان اور دریا محسوس نہ ہوئے، ہر پاکستانی آج اتنے برس گزرنے کے بعد بھی جب ان دنوں کی یاد کرتا ہے تو اس کے رگ و پے میں خون کی ایک عجیب ارتعاش پیدا ہوتی ہے۔ اسے بخوبی معلوم ہے کہ اگر مشرقی پنجاب، دہلی اور بھارت کے بہت سے دوسرے شہروں میں مسلمانوں کا قتل عام اور غارت گری نہ ہوتی تو ان کی آزادی کا حصول کس طریقے سے ہوتا۔ مسلمانوں نے یہ ملک اپنے خون سے خریدا اور تاریخ عالم میں ایسے نقوش چھوڑے جن کی مثال نہیں ملتی۔

آزادی اپنی جگہ ایک عظیم نعمت ہے اور اس پر خداوند قدوس کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے مگر آزادی کو برقرار رکھنے کے تقاضے بھی بہت سے ہیں۔ آج اتنے برس گزر جانے پر قوم کے لئے لازم ہے کہ وہ جائزہ لے کہ انہوں نے ان تقاضوں کو کس حد تک اپنی زندگیوں کے اجتماعی اور انفرادی پہلوؤں پر اطلاق کیا ہے؟

آزادی کے چند برس فوراً بعد ہمارے قومی مزاج اور سوچ میں ایک ولولہ پیدا ہو گیا تھا۔ ہر شخص لگن اور محنت سے کام کرنے لگا تھا۔ غربت اور بدحالیوں کا قریب قریب خاتمہ ہو گیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قوم بہت جلد ترقی کی منزل پر پہنچ جائے گی۔ [illegible] اسلامی ریاست کا قیام ممکن اور عمل نظر آ رہا تھا۔ لیکن جوں جوں پاکستان کی اقتصادی بہتری سے پہلے اس وقت کے حکمرانوں نے اپنی غرض کے منصوبے بنانا شروع کئے ملک کے ایک خاص طبقے میں [illegible] بڑھتی چلی گئی۔ دوسری طرف [illegible] اور چالاک طبقوں کے عزائم بلند کر دیئے اور

ایک دوسرے کی شکست کا بازار گرم ہو گیا۔ معلوم اور منظم رنجشوں کی نشاندہی پر غور کرنے سے کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر اسے اپنے اچھے اور برے ماضی کو پیش نظر رکھنا چاہئے تاکہ وقتاً فوقتاً ہمیں مستقبل کے لئے سبق حاصل ہوتا رہے۔

پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت ہے جو اس خطے کے مسلمانوں کو عطا ہوئی ہے۔ اس پر ہمارے [illegible] ایک سے زیادہ مرتبہ [illegible] کے دور آئے مگر پاکستان کسی نہ کسی طرح قائم رہا۔ مقصد الزام تراشی یا کسی کا [illegible] کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ [illegible] مقصود ہے اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اگر کوئی سبق لے سکے تو سوچنے اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پاکستان کی سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہوئی کہ انگریز کی وراثت میں جو چیزیں ہمیں ملیں ان میں ایک اہم چیز افسر شاہی تھی۔ پاکستان آزاد ہوا مگر افسر شاہی کی خو نہ گئی۔ پاکستانی افسروں نے کبھی اپنے آپ کو عوام کا خادم یا پاکستان کا خادم نہیں سمجھا بلکہ انگریز کے جانے کے بعد یہ پاکستان پر اپنا حکم چلانے لگے۔ اس کے لئے افسر شاہی کی فوج میں ہر سال جو اضافہ ہوتا رہا اس کی تربیت بھی انہیں خطوط پر ہوتی ہے کہ یہ خاص طبقہ حکومت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس طبقے کے علاوہ صنعتکار، وڈیرے اور [illegible] ہیں۔ [illegible] قابو میں رکھنا اور ان سے کام لینا مہارت اور عیاری افسر شاہی کا کام ہے۔ افسروں کو جو مراعات شروع سے میسر ہیں عام شہری کو اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ اسی طرح برسوں سے بڑھتے گئے پاکستانی قوم دو واضح طبقات میں بٹ گئی۔

اس تفریق کے بعد حاکم طبقہ اگرچہ کم ہی رہا کہ برسر اقتدار ریاست کی مشینری پر قبضہ رکھنے کے سبب طاقت کا منبع بن چکا تھا۔ اس طبقے نے قومی اداروں کی تباہی و بربادی کے سامان شروع کر دیئے جو کسی قوم کی بنیاد قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ جمہوری اداروں کے خلاف ایک خاص مہم شروع ہوئی اور قومی اداروں میں سب سے اول وزیر اعظم اور پھر دستور ساز اسمبلی کو ختم کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں

سے تیاری کی جا چکی تھی کہ سیاستدانوں کو ناکارہ بنا دیا جائے [illegible] افسر شاہی [illegible] پاکستانیوں کو اقتصادی ترقی کے سبز باغ دکھائے گئے اور اس سلسلے میں بیرونی قرضوں کے بل بوتے پر [illegible] ترقی بھی ہوئی مگر [illegible] حکمت عملی کے نتائج کن اثرات کو [illegible] نظرانداز کیا گیا بلکہ اگر کسی نے اس غلط اقتصادی ترقی کے خلاف آواز بھی اٹھائی تو اسے "احمق" قرار دیا گیا۔ یہ دور کافی صبر آزما اور طویل تھا۔ اس دور میں بار بار بہت سے ترقیاتی کاموں سے پاکستان کے بعض حصے بالخصوص مشرقی پاکستان محرومی محسوس کرنے لگا۔ مشرقی پاکستان کی نوجوان انتہا پسند قیادت ہر قدم پر اپنی محرومی اور محکومی کی شکایت کرنے لگی۔ حاکموں کا وقت اس طرف توجہ دینے کے بجائے صنعت، تجارت اور [illegible] کی طرف رخ کرنے جانے کی کوشش میں رہا۔

اس کے ساتھ ہی دوسری عالمی طاقتیں مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے جدا کرنے کی کوشش میں تھیں۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم پہلے سیاستدان اور سابق وزیر اعظم تھے جنہوں نے ۱۹۶۳ء میں اس سازش کی طرف کھلے الفاظ میں نشاندہی کی [illegible] امریکہ کے ایک سفیر نے مشرقی پاکستان کو الگ اقتصادی امداد کا خوشنما [illegible] کر کے [illegible] سے باہر کر دیا۔

ترقیاتی دور کا عشرہ ختم ہونے کے [illegible] افسر شاہی [illegible] اس وقت پوری طرح معلوم تھا کہ ملک کے [illegible] ہو چکے ہیں۔ افسر شاہی کے اسلام آباد گروپ میں ایک خاص طبقہ موجود تھا جو مشرقی پاکستان کو پاکستان کی حیثیت سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی طاقتوں کے [illegible] ۱۹۷۰ء [illegible] آزادانہ انتخابات [illegible] مغربی پاکستان کی وحدت ختم کر دی [illegible] طرح مشرق میں مجیب الرحمٰن اور مغرب میں بھٹو نے [illegible] میدان چھوڑ دیا گیا۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اس نئے پاکستان کا حکمران چھ سات برس تک سوشلزم کا نعرہ بلند کرتا رہا اور بالآخر مسلمانوں کی بے مثال قربانیوں کے بدولت مسند اقتدار سے جولائی ۱۹۷۷ء میں الگ ہوا۔

اس نئے دور کے چھ برس بھی گزر چکے ہیں۔ اس کی ابتدا احتساب کے اعلان سے ہوئی۔ غلبہ اسلام، نفاذ اسلام اور اس سے متعلقہ اقدامات کی تشہیر بہت ہوئی۔ قومی مسائل میں نفاذ اسلام کو بظاہر بڑی اولیت حاصل ہے۔ اسلام جس انصاف کا تقاضا کرتا ہے ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا وہ شہریوں کو حاصل ہو رہا ہے؟ کیا وہ افسر شاہی جو مختلف شکلوں میں ہم پر گذشتہ ۳۴ برسوں سے حاکم ہے اس کے رویے میں کوئی تبدیلی آئی یا نہیں؟ اس کی مراعات کا تقریباً سا حصہ بھی عام شہری کو حاصل ہے؟ پاکستان اقوام عالم میں کس حد تک مقبول ہوا ہے؟ بین الاقوامی فتوحات کس حد تک ہیں؟ یہ بھی اچھی باتیں ہیں۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ آزادی کا جشن خوشی خوشی منانے والے مرد و زن ضعیف و نوجوان کس حد تک اسلامی معاشرہ میں ڈھل چکے ہیں اور انہیں اسلامی ریاست میں شہریت کی کیا کیا سہولتیں حاصل ہیں؟

خوشبوئے خوں

نعیم صدیقی

بدمست ہیں وہ نشۂ جاہ و جلال میں
سمجھیں گے، جب گریں گے وہ چاہِ زوال میں

پھولوں کی پتی پتی پہ بارود کی ہے تہہ
خوشبوئے خوں ہے دامنِ بادِ شمال میں

سناٹا سا محیط ہے شہرِ فنون پر
فانوس ہیں بجھے ہوئے بزمِ جمال میں

ہم پھٹ رہے ہیں چشمِ تصور کے سامنے
لاشے تڑپ رہے ہیں وہ یادِ خیال میں

خوبانیوں کے تازہ شگوفے دھواں دھواں
شنگلیں حباب، چشموں کے آبِ زلال میں

مجروح فاختائیں ہیں، کوئیں شکستہ پر
اک اضطراب خوف ہے چشمِ غزال میں

قوت پرستو! ایسی بھی ہوتی ہیں قوتیں
جو آ سکیں نہ حلقۂ دامِ خیال میں

کیا گل کھلاتی ہے بتِ ملحد کی دوستی
کتنا بڑا عذاب ہے اس کے وصال میں

جنگِ خلیج

ایران اور عراق بھرپور حملے کے لئے شیرازہ بندی کر رہے ہیں

مسعود ابدالی

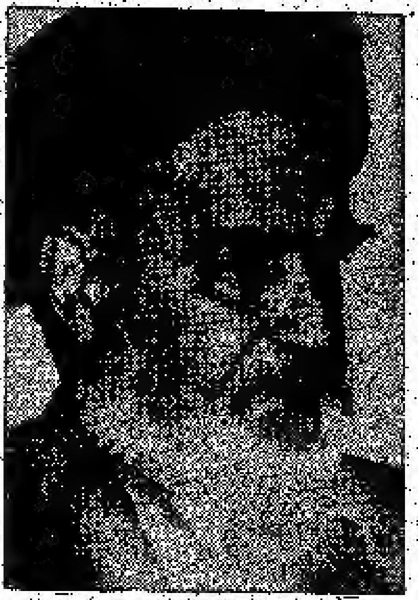

امریکہ نے پیشکش کی کہ سعودی عرب

ہوائی مستقر استعمال کرنے

کی اجازت دے تو ایف ۱۶

طیارے بھیجے جا سکتے ہیں

جنوبی سپین میں تعمیر ہونے والا محل

دنیا کے دولت مند ترین شہنشاہ شاہ فہد تعطیلات کیسے گزارتے ہیں

جنوبی سپین کے جس محل میں وہ قیام کرتے ہیں وہ وائٹ ہاؤس کی طرز پر تعمیر ہوا ہے

ان کے سفر میں ساٹھ جہاز شامل ہوتے ہیں اور ۱۲ ایکڑ تک کا رقبہ ان کے محل میں موجود ہے

شاہ کا سعودی جہاز ۷۵ کروڑ روپے مالیت کا ہے

پندرہ روزہ
الہلال
سٹور نٹو لنیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سنو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (یونس)

اندرا گاندھی کا جواب

بھارت کے مسلمانوں پر بنیاد پرست ہندو فرقے کی طرف سے آئے دن کے ظلم، جبر اور قتل و غارت گری پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے بھارت کی وزیراعظم اندرا گاندھی کے نام ایک خط میں اظہار تشویش کیا تھا لیکن اس کا جو جواب مسز اندرا گاندھی نے دیا ہے وہ کسی بھی طرح دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کی دعویدار مملکت کے سربراہ کو زیب نہیں دیتا۔ پاکستان کے عوام کو اپنی حکومت سے ہمیشہ شکایت رہی ہے کہ بھارت کے مسلمانوں پر خواہ کیسی ہی قیامت بیت جائے سرکاری سطح پر کوئی احتجاج نہیں کیا جاتا۔ اور اب صدر پاکستان نے اپنے ایک خط کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں کے قتل عام پر اظہار تشویش کیا تو بھارتی وزیراعظم نے فرمایا ہے کہ بھارتی مسلمانوں کو کسی گاڈ فادر کی ضرورت نہیں اور صدر ضیاء الحق بھارت کے داخلی معاملات میں مداخلت سے گریز کریں۔

صدر ضیاء الحق کے اس محتاط اور معذرت خواہانہ طرز عمل کے باوجود اندرا گاندھی نے تو اس اظہار حقیقت کو مداخلت کے معنی پہنا ہی دیئے ہیں۔ ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان سے واسطہ ہے اور یہی وہ فرق ہے جس کو اندرا گاندھی تسلیم نہیں کرتیں۔ خود وہ جس معاملے میں چاہتی ہیں پاکستان کو ملوث کر دیتی ہیں۔ انہوں نے اور ان کی حکومت نے پورے بھارت میں انارکیت، منافرت، دہشت گردی اور افراتفری سے آنکھیں بند کرنے کے لیے ایک آسان سا نسخہ ڈھونڈ لیا ہے کہ ہر معاملے میں مخالف پارٹیوں اور غیر ملکی طاقتوں کو ذمہ دار قرار دیدیا جائے۔

دوسری طرف اندرا گاندھی اپنے ملک کی جس سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کے ساتھ روا ظلم و ستم کو اپنا داخلی معاملہ قرار دے کر دھمکی دیتی ہیں کہ ہم مداخلت برداشت نہیں کریں گے ان کے بارے میں ہندو اکثریت کے ذی ہوش اور دانشمند کہلانے والے افراد کی جو سوچ ہے اس کی جھلک ہم بھارت کے انگریزی ماہنامہ "سریہ انڈیا" کے حوالے سے پیش کیے دیتے ہیں۔ اس رسالے کے ماہ رواں کے شمارے میں بھارت کے ممتاز صنعتکار دشوہری ڈالمیا کا خط شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے ہندو سماج کی زبوں حالی اور مستقبل کے خطرات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کا ذمہ دار مسلمانوں کو ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے بھارتی مسلمانوں کی آبادی میں روز افزوں اضافہ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمان منصوبہ بندی کاروں کی امداد سے بھارتی مسلمانوں کے متحد ہوکر ووٹ دینے کے رجحان کا تذکرہ کرتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ اگر ہندو سماج اب بھی متحد ہوکر انتہائی مستقل ارادہ میں اس خطرے کا مقابلہ نہیں کرتا تو ہندوؤں کی آنے والی نسل کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ دوسری طرف اس ماہ نیروبی میں ہونے والی عالمی ہندو کانفرنس میں "ورلڈ ہندو سماج" کے صدر ڈاکٹر کرن سنگھ نے اپنی صدارتی تقریر میں یہ دھمکی دی ہے کہ ہندو اپنی تمام تر وسیع القلبی اور امن پسندی کے باوجود جبر و لالچ کے ذریعے مذہبی تبدیلی کے عمل کو برداشت نہیں کریں گے۔

ان دو حضرات کی فکر اور سوچ کی جھلکیاں ہم نے پیش کی ہیں کہ یہ افراد کوئی عام جاہل اور بے اثر افراد نہیں بلکہ ایک شخص بھارت کا سب سے بڑا صنعتکار ہونے کی حیثیت سے سرمایہ داروں کا نمائندہ ہے اور دوسرا شخص پڑھے لکھے اور دانشور ہندوؤں کا نمائندہ ہے۔ ان لوگوں کی ذہنی سطح عام لوگوں کے مقابلے میں بلند سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ان خیالات سے واضح ہے کہ مسلمانوں کے خلاف خوف، نفرت، غصہ اور دشمنی کی نفسیات بتدریج پورے ہندو سماج کو اپنی گرفت میں لے چکی ہے اسے جو ذرائع مسلسل غذا پہنچا رہے ہیں۔ انہیں اب کسی خاص طبقہ، مکتبۂ فکر یا گروہ تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ میناکشی پورم میں تبدیلی مذہب کے واقعہ کے بعد سے اکثریتی فرقہ کی بعض تنظیموں مثلاً وشو ہندو پریشد، ورلڈ ہندو سماج، ساورودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا، بھارتیہ ہندو سنگٹھن، آر ایس ایس، ہندو مہا سبھا اور شیو سینا وغیرہ کی طرف سے بھارتی مسلمانوں کے خلاف شکوک و شبہات اور نفرت کی جو فضا بنا دی گئی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ اب بھارت میں کسی مسلمان بچے کا پیدا ہونا یا اونچی ذات کے ہندوؤں کی طرف سے اچھوت قرار دیئے گئے کسی شخص کا اسلام قبول کر لینا پورے ہندو سماج کے لیے خطرہ بن چکا ہے۔ ان حالات میں اندرا گاندھی کا یہ کہنا کہ بھارت کے مسلمانوں کا قتل عام اور ان کے خلاف نفرت کی منظم مہم چلانا بھارت کا داخلی معاملہ ہے اور کسی مسلمان کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے کسی طرح تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ پوری دنیا کے مسلمان ایک امت ہیں۔ خواہ کوئی کسی خطے میں آباد ہو یا جغرافیائی حدود میں۔ مسلمانوں میں کوئی بڑا چھوٹا نہیں ہے کہ اس پر خواہ کیسی قیامت بیت جائے کسی دوسرے کے کان پر جوں تک نہ رینگے۔ اقلیتوں کے ساتھ اندرا گاندھی کا سلوک کیسا ہے اس کے بارے میں ان کی ہم مانیکا گاندھی نے کہا ہے کہ "اندرا نے پاگل پن اور جنون کی تمام یادیں تازہ کر دی ہیں اور ہندوؤں کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں اور سکھوں پر ظلم کر رہی ہیں۔" اس گھریلو گواہی کے بعد اندرا گاندھی کا یہ الزام کہ "اقلیتوں کے ساتھ پاکستان کا سلوک بھارت سے کہیں زیادہ خراب ہے" محض جھنجلاہٹ کے ہوتے ہوئے ذہن کی چیخ و پکار ہے۔

گمان اور غیبت نہ کرو

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو اور تم میں کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر ایسا کوئی ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(الحجرات ۱۲)

القرآن

سب سے مہلک گناہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو۔ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جادو کرنا اور ناحق کسی کو قتل کرنا اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد میں لشکر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور اللہ کی پاک دامن سادہ لوح بندیوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

(مشکوٰۃ)

السنۃ

حقوق العباد

لیکن جب بھی خدا نے اپنے حقوق کی حفاظت و احترام کے سلسلے میں ایک قطرۂ خون نہیں بہایا۔ خدا نے دنیا کی ہر بڑی حقوق شکن قوم کو مٹا دیا۔ ان کی نسل تک کو مٹا دیا ... کی بادشاہت کو برباد کر دیا، لیکن وہ جس سرزمین پر آباد تھے، آج کے وقت اس کا ایک حصہ بھی نظر نہیں آیا۔

البتہ جب انسان نے حقوق الٰہی کے حدود سے بھی آگے قدم بڑھایا اور خود اپنے بھائیوں کے فطری حدود کو پامال کرتا چلا۔ ان کے ملک چھین لئے، ان کی آزادی و خود مختاری سلب کر لی، ان کے بچوں کی نشوونما روک دی، ان کی زمینوں پر اپنے عیش و نشاط کے محل تعمیر کئے، ان کے جسم سے کپڑے نوچ لیے اور گردنوں سے بوجھ ... خدا نے اپنی تشنگی ظلم کو تسکین دی اور جب قوم و ملک کو اپنی قومی سیاست و خلافت کے لئے ایک آلہ بنا لیا تاکہ اپنی قبولیت و حرکت کو چھوڑ کر صرف اپنی کے اشاروں پر حرکت کریں تو اس وقت خدا نے بھی شکنجۂ عذاب کو پہلے سے زیادہ سخت کیا اور جو سیاست الٰہی پہلے سے قائم تھی، اس کا رنگ بالکل بدل گیا۔ پہلے سیاست ربانی کا منصب صرف آسمان و زمین اور امور دنیا کو چلانا تھا، جن کی طنابیں چند نفوس کے اندر قوم کی قوم کو چھین لیتی تھی۔ مگر اب یہ خدمت بھی سپرد کر دی گئی کہ صرف انسان کے ہاتھ کی دی ہوئی انگلیوں کو چھیڑ کر دی گئی۔ انسان جب تک خدا کے حقوق کو پامال کرتا تھا، خدا اپنی عظیم الشان مخلوقات کے ذریعہ سے اس کو عذاب دیتا تھا۔ اب خود انسان کے حقوق مدنظر رہے تھے، اس لئے خدا نے بھی انسانیت کی عزت و احترام کو قائم رکھنے کے لئے خود انسان ہی کو اپنا کارساز بنا دیا ہے۔ انسان نے جب انسان کے حقوق پامال کئے ہوں گے، کتنی عورتوں کے سر سے چادر چھینی ہوگی، ان حقوق کے تحفظ کے لئے تلواریں بھی چمکی ہوں گی، نیزوں نے بھی اپنی روانی دکھائی ہوگی، کمانوں کی چو چلاہٹ سے بھی دشت کا عالم گونج اٹھا ہوگا۔ لیکن تاریخ نے ان واقعات کو یاد نہیں رکھا۔ وہ تلوار جو ہمیشہ ... گوشوں اور جبالوں کے زنگ آلود ہیں، گم ہو گئی۔ ... تاریخ میں اس قسم کے ... اب تک اتر نہیں سکتے۔

ابوالکلام آزاد

دل کی بیتی کیا کہیے۔ ...
... ہار کے ... ہزار بار
اے کاش جانتا تیری رہ ... گذر کبھی

دیکھو بھگت کبیرا!

غیر سیاسی باتیں

ہمارے بھارت کے جلوہ روبرو ان دنوں اپنی عام ہٹ دھرمی کے فریب میں بری طرح پھنس چکے ہیں اس حد تک کہ وہ جہاں بھی جاتے ہیں اس فریب کا پردہ چاک ہو جانے کی پریشانی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اس کی ایک دلچسپ جھلک ہم نے لاہور میں دیکھی۔ بھارت کے سچا سودا مرکزی وزیر اطلاعات جناب ... کے اہل جگت نے گذشتہ ہفتہ پاکستان کا دورہ کیا۔ وہ لاہور بھی تشریف لائے اور اپنے بھارتی سکھوں اور مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے یہاں سکھوں کے گوردواروں اور داتا صاحب کے مزار پر بھی حاضری دی۔ جناب جگت جب مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھی پر ماتھا ٹیکنے پہنچے تو دور درشن ٹی وی والے کہیں پیچھے رہ گئے۔ انہوں نے ماتھا ٹیکا تو انہیں یاد آیا کہ میری اس حرکت کو اگر بھارت کے سکھوں نے ٹی وی پر نہ دیکھا تو اس زحمت کا فائدہ؟ چنانچہ انہوں نے پوچھا کہ ٹیلی ویژن والے کہاں ہیں؟ اس وقت تک ٹی وی والے بھی پہنچ گئے چنانچہ انہیں بتایا گیا کہ حضور وہ آگئے ہیں اسلئے آپ ایک بار پھر ماتھا ٹیک لیں۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ ماتھا ٹیکا اور ٹی وی والوں نے اپنے سچا سودا کی تفصیلی فلم تیار کی تاکہ اسے بھارتی ٹی وی پر دکھا کر سکھوں کو خوش کیا جا سکے۔

ہمارے خیال میں تو بھارتی جمہوریت کا ڈھونگ کبھی بھی نہیں چلا تھا اور پہلے پہل مسلم فسادات کے ساتھ تو یہ جمہوریت خالص ہندو جمہوریت بن کر ننگی ہو گئی تھی، لیکن بھارت کے سچا سودیوں کے پروپیگنڈے نے دنیا کو زبردست غلط فہمی میں مبتلا کئے رکھا مگر کب تک وہ ماتھا ٹیک ٹیک کر دھوکہ دیتے رہتے چنانچہ سکھوں کے معاملے میں ان کی جمہوریت کے دل کی دھڑکن بند ہو گئی اور دم لبوں پر آ گیا۔ بھارتی سچا سودی کے وفد کے ایک رکن کو ہم نے مذاق مذاق میں یہ مشورہ دیا کہ آپ اب اپنی جمہوریت کا "بائی پاس" کرالیں کیونکہ مسلمانوں کے بعد اب سکھوں والی شریان بھی بند ہو گئی ہے اور اب صرف اچھوتوں والی شریان میں خون جاری ہے لیکن اس اکلوتی شریان سے جمہوریت کا کاروبار کب تک چلے گا جبکہ بھارت کی شریانیں بھی خشک ہونے کے قریب ہیں۔

ہم لاہور میں بھارتی ٹیلی ویژن کو دیکھتے ہیں اور ان دنوں تو خبریں اور تبصرے بڑے اہتمام سے دیکھے جاتے ہیں اور لاہوری اپنے ٹیلی ویژن کو بند کرکے دور درشن کے درشن کرتے ہیں اور محظوظ ہوتے ہیں کہ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ بھارتی فوج نے دربار صاحب کو فتح کیا ہے مگر آج تک اکالی تخت سے اسلحہ برآمد ہو رہا ہے۔ اسلحہ کی مقدار اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اگر اس کا ڈھیر لگایا جائے تو اکالی تخت کے برابر ہو جائے اس کے ساتھ بھارتی فوج کی مہارت بھی ثابت ہو رہی ہے کہ اکالی تخت کی چھان بین میں کمال دکھا رہی ہے دور درشن کو اگر کہیں دور سے بھی کوئی سکھ بھاگتا ہوا نظر آ جاتا ہے تو اس کی تصویر محبوب کی تصویر کی طرح محفوظ کر لی جاتی ہے اور وقفوں وقفوں کے بعد ناظرین کو اس تبرک کے درشن کرائے جاتے ہیں۔ اور اب تو جناب جگت صاحب کے ماتھے کو ہکوانوں کی جانب کچھ تک دکھایا جاتا ہے کہ ناظرین کو ان کو یہ کمال نہیں بتایا جائے گا کہ ماتھا ٹیکنے کا یہ منظر پہلے ہی نہیں دوسرے ٹیک میں لیا گیا تھا اور یہ منظر تو کسی کیمرے میں محفوظ ہی نہیں جب جگت صاحب نے پہلی بار ماتھا ٹیکا ہوگا، ان کی آنکھیں ٹی وی والوں کی تلاش کر رہی تھیں اور ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے دوسری بار یہ منظر فلمایا گیا تھا۔ بھارت کے حکمرانوں پر کیا عجیب وقت آیا ہے کہ جن ناگنوں کو وہ ننگا نہیں چاہتے تھے بلکہ جن کے اتارنے کی جگہ سرکشی پر معمور تھے اب ان کے عبادت خانوں اور مزاروں سمادھیوں پر حاضری دی جاتی ہے اور وہ بھی اس قدر اہتمام کے ساتھ کہ ٹی وی کیمرے موجود ہوں تاکہ ثبوت رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

شیر افگن ــــ خانۂ آصف

باپ دنیا سے گیا، بیٹا سیاست سے گیا
جنت کشمیر دو شیروں کا مدفن ہو گئی
پہلے پہلے کھیلتی تھی وہ اچھوتوں کا شکار
رفتہ رفتہ ایک عورت شیر افگن ہو گئی

جیتی جاگتی زندگی — مس فرخ آپ کے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں

خاموشی خفگی نہیں ہے!

• چند ماہ قبل میری والدہ کا انتقال ہو گیا، ان دنوں میں اپنی پڑھائی کے سلسلے میں دوسری جگہ پر رہتی تھی، امی کا انتقال ہوا تو میں گھر آ گئی۔ گھر کو ابو گھر میں اکیلے تھے، ہم دو بہن بھائی ہیں، بھائی تعلیم مکمل کر کے پاکستان چلا گیا ہے، وہ شادی شدہ ہے۔ اس کے سسر جو میرے ماموں بھی ہیں، انہوں نے کہا تم یہاں آ کر ... معیار ... والدہ کے انتقال پر ہفتہ بھر کے لئے آیا تھا۔

میں نے اس پورے عرصے میں ابو کا ہر طرح خیال رکھا۔ شروع شروع میں وہ مجھ سے بہت خوش نظر آتے تھے، میرے پاس بیٹھ کر دیر دیر تک باتیں کرتے، میری پڑھائی کے بارے میں پوچھتے مگر اب کچھ عرصے سے وہ چڑچڑے ہو گئے، زیادہ تر اپنے کمرے میں رہتے ہیں، کھانے کے دوران بھی زیادہ بات نہیں کرتے، میں اس صورت حال سے بہت پریشان ہوں۔

میری منگنی ہو چکی ہے، وہ لوگ کئی بار کہہ چکے ہیں کہ شادی کی تاریخ طے کر لیں۔ لیکن ابو انہیں کوئی مثبت جواب نہیں دیتے، حالانکہ وہ کبھی کبھار اس کا ذکر کرتے ہیں کہ تمہیں جلد اپنے گھر چلے جانا چاہیے۔

جواب: یہ بات ... کہ وہ ... میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کبھی ان کے سامنے ان کے اندر کا محبت کرنے والا باپ ... ہو جاتا ہے ... انہیں کہتا ہے کہ ... خود غرض ... زندگی کا سوال ہے، شاید یہ غرض ہے کہ ... جلد رخصت کر دو ... جب سے ابھی یہاں آپ نے انہیں سہارا دیا تھا ان کی خدمت کی۔ انہیں ان کی وفات کے بعد چھا جانے والے گہرے اندھیرے سے باہر نکالا لیکن ... وہ باہر آ چکے ہیں، وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہیں۔

تم نے یہ نہیں لکھا کہ آخر تمہاری پڑھائی کا کیا ہوا، کیا وہ مکمل ہو گئی، میرا خیال ہے اگر ... پڑھائی کی تکمیل کے لئے چند ماہ تک گھر سے باہر رہنا پڑے گا۔ وہ اس دوران اکیلے رہنے کے عادی ہو جائیں گے۔ بہتر ہے کسی پارٹ ٹائم ... کا انتظام ہو جائے ... بات کر دو یا تو ... بیٹے کے پاس چلے جائیں یا وہ یہاں آ جائیں، پریشان نہ ہو۔ ان کی خاموشی خفگی نہیں، ... وہ تمہاری طرف سے فکرمند ... بھی ہو سکتی ہے۔

روایت شکنی

• میں اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں، میرا اپنا ... کام میں مجھے والد صاحب نے بہت سہارا ...

[illegible]

دیا تھا اب میں خود ... کرنا چاہتی ہوں تاکہ ہر طرح کی اونچ نیچ سے واقفیت حاصل کر سکوں۔ ... میری عمر اس وقت بائیس سال ہے۔

ہم کے چار بہن بھائی ہیں، ہم ... ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں اور شادی کرنے کے ... ہم ... ایک دوسرے کے ... پسند کیے جاتے ہیں۔

تب میں نے اپنے والدین کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو میری امی رضامند ہو گئیں لیکن والد صاحب کو یہ اعتراض ہے کہ وہ ہماری ... نہیں والد صاحب اس بارے میں اپنی ضد پر سختی سے قائم ہیں، انہوں نے یہ ... دیا ہے کہ اگر تم میرے فیصلے کے خلاف کوئی قدم اٹھانا چاہو تو میرے مرنے کا انتظار کرنا۔

بس، ایک معصوم لڑکی ہے ... والد صاحب بھی اس کی تعریف کر چکے ہیں ... کیا یہ ... ختم نہیں ہو گی۔ میں اپنے والد صاحب کو کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی۔ لیکن ... نہیں چھوڑ سکتا۔

کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ... اپنے والد صاحب کو ... اپنے مقام پر ... کی ... شاید ... اور کچھ عرصہ تحمل سے کام لیں ... اپنے ... بہت ... یہ بات اپنے والد صاحب کے گوش گزار ... آپ کی ... برادری سے فرق ... زیادہ وسعت نہیں ... رشتوں کی باتیں ... تو کہتے ہیں ... برادری کے ... رشتوں ... آئندہ

[illegible]

ذہنی مریض

میرا باپ ذہنی بیمار ہے اس نے میری ماں کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔ وہ شک کا مریض ہے ہر کسی شخص کے بارے میں ہماری امی پر تہمت لگا دیتے ہیں، ان کی اس بات پر ہمارا خون کھول اٹھتا ہے ... ہم اپنے باپ سے خود بات کریں لیکن ہمیشہ امی روک دیتی ہیں وہ کہتی ہیں ... تمہارا باپ مریض ہے اس لئے میرے ...

[illegible]

بیوی کی حیثیت سے عورت کی ذمہ داری

شوہر کے ساتھ بیوی کا تعلق تعاون کا تعلق ہے اور یہ تعاون دین و دنیا دونوں میں ہے۔ جس طرح گھریلو زندگی میں ایک بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی وفادار، امانت دار اور خیر خواہ رہے، اسی طرح دینی معاملات میں بھی اس کا فرض ہے کہ وہ شوہر کو نیکی اور بھلائی کے مشورے دے اور اس کی گمراہیوں پر اس سے زیادہ ... جتنا دنیوی معاملات میں اس کی غلطیوں پر ... اور اس کام میں ... اٹھانی پڑیں انہیں صبر کے ساتھ برداشت کرے ... دل سے شوہر کی گمراہیوں کو گوارا نہ کرے۔ اگر کوئی شوہر نیک ارادہ کرے تو ہرگز ہرگز کوئی عورت محض رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے اس کے ارادہ خیر میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ وہ یہ ضرور معلوم کرے کہ دین حق کی تعلیم کیا ہے؟ اور جب معلوم ہو جائے کہ شوہر صحیح راستہ پر گامزن ہے تو اس سے تعاون کرے، اس کی ڈھارس بندھائے، اس کی حوصلہ افزائی کرے ... ہر حال میں اس کی رفاقت و غمگساری کا یقین دلائے۔ حقیقت یہ ہے کہ بغیر اس کی رفاقت کے مرد کے لئے راہ حق کا سفر بہت دشوار ہے ... ایک کوچہ ہے جس میں میاں بیوی کی رفاقت سب سے زیادہ مطلوب اور اللہ کو پسند ہے۔ جو عورت دین حق کی اقامت کی راہ میں مرد کا دست و بازو بنتی ہے ... اس مقصد کی خاطر ...

[illegible]

مولانا امین احسن اصلاحی

سیدھی، ہنگ اور گیندے کا پھول

[illegible]

• حلال گوشت • حلال مرغیاں

اور تازہ ترین سبزیاں ہر روز حاصل کر سکتے ہیں

الفلاح

ALFALAH GROCER
2783 Dundas St. West
Toronto, Tel. 762-1633

ادب و ثقافت

علامہ حیرت بدایونی کی صاحبزادی اور ڈاکٹر انور معظم کی شریک حیات محترمہ جیلانی بانو کا نام صرف بانو ہے۔ جیلانی نہیں ان کی ایک بہن کا نام تھا جس کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس بہن کی یاد تازہ رکھنے کی غرض سے انھیں گھر میں جیلانی کہا جانے لگا اور اب ادبی دنیا میں بھی اسی نام سے پہچانی جاتی ہیں۔

جیلانی بانو

ملاقات : ع۔ ج۔ م

نام : بانو۔ تاریخ پیدائش : ۱۴ جولائی ۱۹۳۶ء
جائے پیدائش : بدایوں (بھارت) تعلیم : ایم اے اردو
کتابیں :
(۱) روشنی کے مینار (افسانے۔ ۱۹۵۸ء)
(۲) جگنو اور ستارے (ناولٹ۔ ۱۹۶۲ء)
(۳) نروان (افسانے۔ ۱۹۶۴ء)
(۴) طلسم افسانے (ترجمہ۔ ۱۹۶۲ء)
(۵) ایوان غزل (ناول۔ ۱۹۷۶ء)
(۶) نغمے کا سفر (ناولٹ۔ ۱۹۷۷ء)
(۷) پرایا گھر (افسانے۔ ۱۹۸۰ء)

حیدرآباد کے ترقی پسند میرے شدید مخالف ہو گئے

Government of Canada | Gouvernement du Canada

The Response of the Government of Canada to "Equality Now!", the report of the Special Parliamentary Committee on Visible Minorities in Canadian Society, is now available.

For your copy please write or send the coupon below to:

Multiculturalism Canada
Communications Directorate
Ottawa, Ontario
K1A 0M5

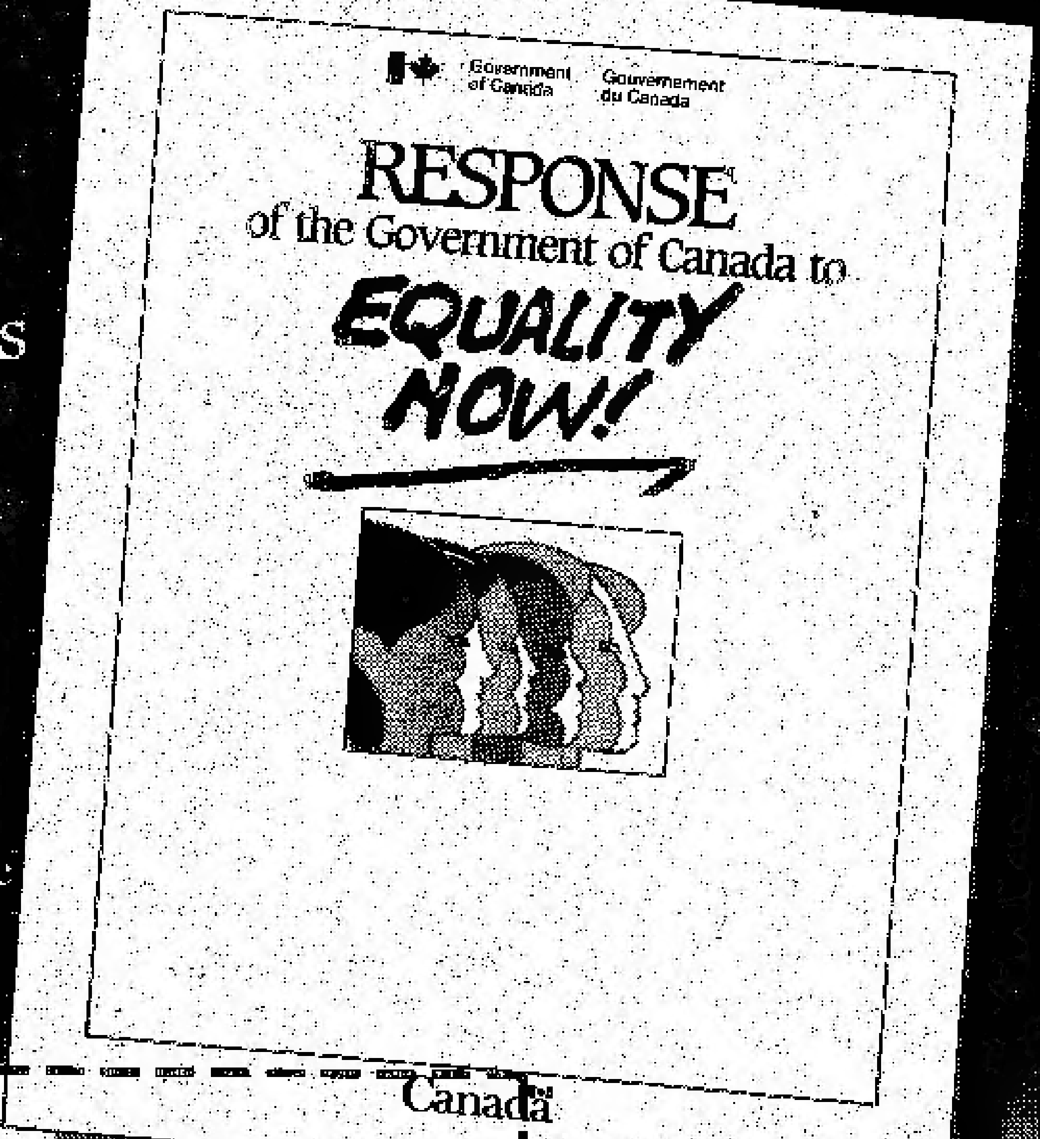

Response of the Government of Canada to "Equality Now!"

Name:

Address:

City:

Province: Postal Code:

Canada

پورے مقبوضہ جموں و کشمیر میں مکمل ہڑتال، زندگی مفلوج ہو گئی

تمام دوسرے تعلیمی ادارے اور بازار بند رہے، طیاروں کے سوا ہر طرح کے ٹریفک میں تعطل

مظاہرین پر پولیس کی فائرنگ، ۸ افراد ہلاک ہو گئے

نوابزادہ نصراللہ نے نظر بند کر دیے گئے

اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکن گرفتار

امام مسجد کو اغوا کر کے اذیتیں دینے والے قادیانیوں کی ضمانت کی درخواستیں مسترد

مسجد اقصیٰ او گنبد خضریٰ کی بےحرمتی

اسلامی اُمّہ امن کمیٹی صدام حسین کی حمایت کے لئے قائم ہوئی ہے، طلحہ ابن

عورتوں کو گھر سے باہر برقعہ یا چادر سے سینہ ڈھانپنے کا پابند کیا جائے

افغان مجاہدین کے تمام گروہوں کو پشاور شہر سے نکل جانے کا حکم

انٹرنیشنل ہاکی ٹورنامنٹ کراچی میں ہوگا

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف 10 ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

۲۹ سالہ مسلم گریجویٹ کمپیوٹر پروگرامر کے لئے صالح لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے ۔ مزید معلومات کے لئے فون کیجئے ۔

Mr. Ali (416) 364-3974

۳۳ سالہ پاکستانی لڑکی، تعلیم بی اے کے لئے ۳۵ تا ۴۰ سالہ سنی پروفیشنل کا رشتہ مطلوب ہے ۔

گرین کارڈ کے حامل ۲۰ پاکستانی سنی مسلم تعلیمیافتہ، پروفیشنل برسرروزگار لڑکوں کے لئے اعلیٰ تعلیمیافتہ اور ۲۱ تا ۲۹ سالہ خوبصورت لڑکیوں کے رشتے درکار ہیں ۔

الہلال کی معرفت رجوع کیجئے ۔

N c/o al-Hilal

ایک ۳۵ سالہ شیعہ سیدہ ایم اے پاس کنواری لڑکی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے ۔ لڑکی کو امریکن امیگریشن ملنے والی ہے ۔ خواہشمند حضرات فوٹو اور فون نمبر سمیت درج ذیل پتہ پر رجوع کریں ۔

P.O. Box 204
Pierfond Postal Station
H9H 4K9, Quebec, Canada

SHIBLEE CANADA
Offset/Letterpress
PRINTING
Office/School
STATIONARY
Audio/Video & Phone
ACCESSORIES
Fabrics/Ready made Pakistani
LADIES GARMENTS
SEWING (for ladies) AVAILABLE
Mon — Sat 10am-6pm
SHIBLEE CANADA
988 Danforth Ave (at Donlands)
Toronto, Ont. M4J 1L9
(416) 465-9726

جدہ ۔ راولپنڈی ۔ لاہور ۔ لندن ۔ بمبئی ۔ دہلی ۔ ڈھاکہ

ٹکٹ اور دوسری معلومات کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں

M & J TRAVEL
1240 BAY STREET
TORONTO ONTARIO M5R 2A7
TEL. 960-8348 / 960-8475

New Store In
SCARBOROUGH
3258 Lawrance Ave. East
(One block East of McCowan)

تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN
2210 Dundas Street West
(Near Jami Mosque)
Phone: (416) 532-8267

LOOKING FOR A MATCH?

Give us your worries and relax. It is more Economical, Faster and Confidential to find a most compatible spouse thru us.
We are # 1 and the only Muslim agency throughout the USA/CANADA. We guarantee your 'satisfaction or money refund'.
We have lots more, but here is just a fraction of available matches:

FEMALES: Doctor 25 Shia; doctor 25 Sunni Hyd.; doctor 32 established; M.Pharm. (Ph.D) 28; bank officer 28 Kashmiri; ptg. supr. 27 etc. etc.
MALES: Doctors 28 & 34; B.E., MBA bus. 44; B.E. 27; B.Pharm Bus. 35; estab. bus. 28+31+35 etc.

For details and further information, please contact:

معیاری مسلم رشتوں کے لئے واحد بین الاقوامی ادارہ

STAR MARRIAGE BUREAU INTERNATIONAL
P. O. Box 409001, Chicago, Illinois 60640 U.S.A.
Phone: (312) 728-8020 / (312) 262-7200

بھارتی مسلمانوں کو کسی سرپرستی کی ضرورت نہیں

مفت علاج کی سہولت ختم

صدر ضیاءالحق ہمارے معاملات میں مداخلت نہ کریں

حیدرآباد دکن میں مسلم کش فسادات نے خوفناک صورت اختیار کر لی

مخالف گروپوں میں شدید جھڑپ میں مزید ۱۳ افراد ہلاک

ذرا سوچئے تو ...

دنیا کا معمر ترین انسان

پاکستانی جاسوسوں کی گرفتاری کا نیا شوشہ

اہم دستاویزات برآمد کرنے کا دلچسپ دعویٰ

انتخابات سے قبل ایم آر ڈی کا شیرازہ بکھر جائے گا

الیکشن میں حصہ لینے کے سوال پر شدید اختلافات پیدا ہو گئے

نئے پاسپورٹ ضوابط کا اعلان

ہمارے عظیم رہنما سنت جرنیل سنگھ بھنڈراں والا زندہ ہیں

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی پہلی دکان

AFRO ASIAN

918 PAPE AVENUE

TORONTO

PHONE: 463-1287

خون بہا اور دیگر مقتولین کی دیت کا تعین قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے گا

راجہ ظفر الحق نے قصاص و دیت کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ شوریٰ میں پیش کر دی

قاتلوں کا پتہ نہ چلنے کی صورت میں حکومت مقتول کے وارثوں کو دیت ادا کرے گی

امتحان میں نقل کی سزا

fortnightly
al-Hilal
Vol.13 No.10
August 10, 1984
Ph: (416) 474-9292, 493-4374
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6
Editor: S. Sajjad Hyder
Managing Dir. M. Lateef Owaisi

پاکستان گلیشیر کا تنازعہ امن سے طے کرنے کا خواہاں ہے

کشمیری چوکیوں پر پاکستانی فوج نے دوبارہ قبضہ کرلیا

LOS ANGELES '84

اولمپک ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان کی کامیابی

۱۱ اگست ۔ (الہلال رپورٹ) پاکستان نے زبردست مقابلے کے بعد فائنل میچ میں مغربی جرمنی کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے شکست دے کر اولمپک ہاکی ٹورنامنٹ جیت لیا ۔ پاکستان کی ٹیم آغاز سے ہی میچ پر چھائی رہی لیکن مقابل ٹیم کے دفاعی کھلاڑیوں کے اچھے کھیل کے باعث میچ مقررہ وقت میں ایک ایک گول سے برابر رہا ۔ قواعد کے مطابق آدھ گھنٹے کے زائد وقت میں پاکستان نے پہلے ہاف کے ۱۲ویں منٹ میں پنالٹی کارنر پر گول کر کے مغربی جرمنی کی ٹیم پر برتری حاصل کرلی جو کھیل کے اختتام تک برقرار رہی اور یوں پاکستان نے ۱۹۶۸ کے میکسیکو اولمپک کھیلوں کے بعد امریکہ ہی کی سرزمین پر ۱۶ سال کے بعد ایک بار پھر گولڈ میڈل جیت کر ہاکی میں اپنی برتری کی دھاک بٹھا دی ہے ۔ پاکستان کے پاس اس وقت اولمپک کے علاوہ ہاکی کے عالمی اور ایشیائی چیمپئن کے اعزاز بھی ہیں۔

اس سے پہلے ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پاکستان نے آسٹریلیا کی متوقع فاتح ٹیم کو ایک گول سے شکست دے کر فائنل میں گولڈ میڈل جیتنے کی راہ ہموار کر لی تھی۔ تیسری پوزیشن کے لئے برطانیہ کی ٹیم نے انتہائی غیر متوقع طور پر آسٹریلیا کو ۲ کے مقابلے میں ۳ گول سے ہرا کر کانسی کا تمغہ جیت لیا ۔ ٹورنامنٹ میں ہندوستانی ٹیم پانچویں اور ہالینڈ کی ٹیم چھٹے نمبر پر رہی ۔ اولمپکس ہاکی ٹورنامنٹ کے تمام مقابلوں اور پاکستانی ٹیم کی شاندار کامیابی کی تفصیلی رپورٹ الہلال کے اگلے شمارے میں ملاحظہ کیجئے ۔

پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد

امریکہ نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف خفیہ اجلاس کی تصدیق کر دی

بھارت، اسرائیل اور جنوبی افریقہ کی ایٹمی تیاری پر کوئی بات نہیں ہوئی

ایٹمی ہتھیاروں کے پرزے اسمگل کرنے کے الزام میں پاکستانی پکڑا گیا

کینیڈا نے پاکستان کو ایٹمی امداد دینے سے انکار کردیا

افغان مسئلہ پر دونوں ملکوں میں مکمل ہم آہنگی پائی گئی

پاکستان کو ایٹمی آلات برآمد کرنے کا الزام مسترد

کینیڈا کی اعلیٰ عدالت نے استغاثہ کے دلائل مسترد کر دیئے

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

ٹورانٹو (کینیڈا)

الہلال

سالانہ زر خریداری (برائے الہلال) ۱۵ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے کریسنٹ) ۲۰ ڈالر
سالانہ زر خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۳۵ ڈالر

Name ....
Address ....
....
Postal Code .... Telephone ....

زر خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجیے
338 Hollyberry Trail, Wilowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجیے